بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء + عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر اے ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۳۱

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | اتوار ۲۵ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ ؛ ۲۱ اخاء ۱۳۶۳ھش ؛ ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۳۹

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ میں بڑے بڑے محبت و وفاداری فیض و احسان اور کرشمہ خدائی دکھلانے کے اخلاق ہیں

جو اُس کی طرف صدق و صفا سے رجوع کرتا ہے وہ اُس سے بڑھ کر اپنا صدق و صفا اُس سے ظاہر کرتا ہے

وہ اُن کیلئے عجائب کام دکھلاتا ہے اور ایسی اپنی قوت دکھلاتا ہے کہ جیسا ایک سوتا ہوا شیر جاگ اٹھتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"جاننا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نہایت کریم و رحیم ہے جو شخص اُس کی طرف صدق و صفا سے رجوع کرتا ہے وہ اُس سے بڑھ کر اپنا صدق و صفا اُس سے ظاہر کرتا ہے اُس کی طرف صدقِ دل سے قدم اُٹھانے والا ہرگز ضائع نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ میں بڑے بڑے محبت اور وفاداری اور فیض اور احسان اور کرشمۂ خدائی دکھلانے کے اخلاق ہیں مگر وہی اُن کو پورے طور پر مشاہدہ کرتا ہے جو پورے طور پر اُس کی محبت میں محو ہو جاتا ہے اگرچہ وہ بڑا کریم و رحیم ہے مگر غنی اور بے نیاز ہے اس لئے جو شخص اُس کی راہ میں مرتا ہے وہی اُس سے زندگی پاتا ہے اور جو اُس کے لئے سب کچھ کھوتا ہے اُسی کو آسمانی انعام ملتا ہے۔

خدا تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کرنے والے اُس شخص سے مشابہت رکھتے ہیں جو اوّل دور سے آگ کی روشنی دیکھے اور پھر اُس سے نزدیک ہو جائے یہاں تک کہ اُس آگ میں اپنے تئیں داخل کر دے اور تمام جسم جل جائے اور صرف آگ ہی باقی رہ جائے۔ اسی طرح کامل تعلق والا دن بدن خدا تعالیٰ کے نزدیک ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ محبت الٰہی کی آگ میں تمام وجود اُس کا پڑ جاتا ہے اور شعلۂ نور سے قالب نفسانی جل کر خاک ہو جاتا ہے اور اُس کی جگہ آگ لے لیتی ہے یہ انتہاء اُس مبارک محبت کا ہے جو خدا سے ہوتی ہے..... اور اس آگ کے غلبہ کے بعد ہزاروں علامتیں کامل محبت کی پیدا ہو جاتی ہیں۔ کوئی ایک علامت نہیں ہے تا وہ ایک زیرک اور طالب حق پر مشتبہ ہو سکے بلکہ وہ تعلق صدہا علامتوں کے ساتھ شناخت کیا جاتا ہے منجملہ ان علامات کے یہ بھی ہے کہ..... اُن کی دعا اور اُن کی توجہ بھی معمولی دعاؤں اور توجہات کی طرح نہیں ہوتی بلکہ اپنے اندر ایک شدید اثر رکھتی ہے.....

یہ بالکل سچ ہے کہ مقبولین کی اکثر دعائیں منظور ہوتی ہیں بلکہ بڑا معجزہ اُن کا استجابتِ دعا ہی ہے..... جب اُس کے مقبول ستائے جاتے ہیں اور جب حد سے زیادہ اُن کو دُکھ دیا جاتا ہے تو سمجھو کہ خدا کا نشان نزدیک ہے بلکہ دروازہ پر۔ کیونکہ یہ وہ قوم ہے کہ کوئی اپنے پیارے بیٹے سے ایسی محبت نہیں کرے گا جیسا کہ خدا اُن لوگوں سے کرتا ہے جو دل و جان سے اُس کے ہو جاتے ہیں وہ اُن کے لئے عجائب کام دکھلاتا ہے اور ایسی اپنی قوت دکھلاتا ہے کہ جیسا ایک سوتا ہوا شیر جاگ اٹھتا ہے خدا مخفی ہے اور اُس کے ظاہر کرنے والے یہی لوگ ہیں وہ ہزاروں پردوں کے اندر ہے اور اُس کا چہرہ دکھلانے والی یہی قوم ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴-۱۹)

التوا اجتماع انصار اللہ مرکزیہ

پروگرام کے مطابق مجلس انصار اللہ کا ستائیسواں سالانہ اجتماع برائے سال ۱۳۶۳ہش/۱۹۸۴ء مورخہ ۲۶ اخاء/اکتوبر تا ۲۸ اخاء/اکتوبر ہونے کی تجویز تھی جس کی منظوری کے لیے گزشتہ ماہ کے شروع میں سرکاری حکام کی خدمت میں باقاعدہ درخواست پیش کر دی گئی تھی۔ مگر افسوس ہے ابھی تک حکومت کی طرف سے اس اجتماع کے انعقاد کی اجازت نہیں ملی۔

چونکہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ انصار اور دیگر شرکاء نے دور دراز جگہوں سے آنا ہے۔ اب وقت ناکافی ہے۔ اس لیے انصار اور شرکت کے دیگر خواہشمند حضرات کی اطلاع کے لیے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مجوزہ اجتماع غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کر دیا گیا ہے انصار اجتماع کے یہ ایام تسبیح و تحمید۔ درود و سلام اور خصوصی دعاؤں میں گزاریں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دفتر وکالت مال اوّل کے ایک مخلص کارکن مکرم محمود احمد سعید صاحب بعارضہ قلب ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اس کے باوجود اپنے فرائض کی ادائیگی کے لیے دفتر حاضر رہتے ہیں انہوں نے حصول دعا کے لیے اپنے مرحوم والدین اور دو بھائیوں کی طرف سے جو دفتر اوّل کے مجاہدین تھے چندہ جاری کروایا ہے قارئین کرام دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو کامل شفاء دے نیز ان کی قربانی قبول فرماتے ہوئے ان کے اموال و نفوس اور صحت میں برکت ڈالے۔ (وکیل المال اوّل)

● مکرم غلام احمد ناصر صاحب کسٹم ہاؤس (چمن) کو ان دنوں بعض مشکلات اور پریشانیاں درپیش ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے موصوف کی مشکلات اور پریشانیاں دور فرمائے آمین۔ (نائب ناظر مال آمد ربوہ)

تقویٰ اور عبادات کی قبولیت

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"بار بار قرآن شریف کو پڑھو اور تمہیں چاہیئے کہ بُرے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرو کہ ان بدیوں سے بچتے رہو۔ یہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہوگا۔ جب تم ایسی سعی کرو گے تو اللہ تعالیٰ پھر تمہیں توفیق دے گا اور وہ کافوری شربت تمہیں دیا جاوے گا جس سے تمہارے گناہ کے جذبات بالکل سرد ہو جائیں گے اس کے بعد نیکیاں ہی سرزد ہوں گی۔ جب تک انسان متقی نہیں بنتا یہ جام اسے نہیں دیا جاتا اور نہ اس کی عبادات اور دعاؤں میں قبولیت کا رنگ پیدا ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انما یتقبل اللہ من المتقین۔ یعنی بے شک اللہ تعالیٰ متقیوں ہی کی عبادات کو قبول فرماتا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ نماز روزہ بھی متقیوں ہی کا قبول ہوتا ہے۔" (ملفوظات جلد ۹)

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحیٔ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عرفانِ الٰہی

اور

اس کے حصول کے ذرائع

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ

عرفانِ الٰہی ایک ایسا اہم اور ضروری مسئلہ ہے۔ کہ کوئی شخص اس کی ضرورت سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ہر ایک کو اس کی ضرورت ہے بہت ۔ لوگ ایسے ہیں۔ جو شکایت کرتے ہیں کہ ہمیں وہ لطف اور سرور حاصل نہیں ہوتا جو ایمان کا نتیجہ ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ ہم نمازیں پڑھتے روزے رکھتے، حج کرتے۔ زکوٰۃ دیتے صدقہ وخیرات کرتے، دعائیں مانگتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے اس درجہ کو نہیں پہنچتے کہ لذت اور سرور حاصل ہو سکے۔ ایسے لوگ التجا کرتے ہیں کہ ہمیں کوئی ایسے گُر بتا دیئے جائیں۔ جن کے ذریعہ عرفانِ الٰہی حاصل ہو سکے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک ایسا ضروری امر ہے کہ انسان کی پیدائش ہی اسی لیے ہوئی ہے اور دوسری مخلوق اور انسان میں فرق ہی یہ ہے کہ انسان کو عرفانِ الٰہی حاصل کرنے کی طاقت حاصل ہے اور دوسری مخلوق کو نہیں۔ اور اگر یہ انسان کو حاصل نہ ہو۔ تو پھر وہ بہائم سے بدتر ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کو طاقت نہیں دی جاتی اس لیے وہ اس کے حاصل نہ کرنے میں معذور ہیں۔ لیکن اس کو طاقت دی جاتی ہے جس سے یہ فائدہ نہیں اٹھاتا۔ تو عرفانِ الٰہی ہر ایک انسان کے لیے ضروری ہے اور اس کے بغیر کوئی انسان کامل نہیں ہو سکتا، ہماری جماعت میں اس بات کی تڑپ پائی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت دلوں میں پیدا ہو جائے۔ اور جسم کے ذرّے ذرّے میں خدا تعالیٰ کی جلوہ گری ہو۔ مگر باوجود اس سچی تڑپ کے انہیں یہ بات حاصل نہیں ہوتی اور وہ شکایت ہی کرتے رہتے ہیں بہت لوگ ایسے ہیں جو راتوں کو اٹھ اٹھ کر روتے اور دنوں میں بہت سا وقت اسی میں صرف کرتے ہیں کہ خدا مل جائے مگر پھر بھی ان کا مدعا حاصل نہیں ہوتا اور باوجود کوشش اور سعی کے انہیں ان کا محبوب نہیں ملتا۔ ان پر عرفانِ الٰہی کے دروازے کھولے نہیں جاتے۔ ان کے اور محبوب کے درمیان دیوار حائل ہی رہتی ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون سے ذرائع اور طریق ہیں جن سے روک دور ہو سکتی ہے اور مدعا حاصل ہو سکتا ہے۔ ان کوششوں اور محنتوں کے بعد بہت سے لوگ جن کو خدا نہیں ملتا بالکل مایوس ہو جاتے اور یہ سمجھ لیتے ہیں کہ خدا ہے ہی نہیں اور یا تو وہ خدا کے ملنے کے لیے تڑپتے اور کوشش کرتے تھے۔ یا اس کے بالکل ہی منکر ہو جاتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

غرض بہت لوگ خواہش رکھتے ہیں کہ کسی طرح خدا تعالیٰ کی معرفت انہیں حاصل ہو جائے۔ راتوں کو جاگتے روتے اور تڑپتے ہیں دن میں ان کی حالت اس ماں کی طرح ہوتی ہے جس کا اکلوتا بچہ بچھڑا ہوتا ہے وہ گویا انگاروں پر لوٹ رہے ہوتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے خدا تعالیٰ کی معرفت اور عرفان انہیں حاصل نہیں ہوتا۔ اب سوال ہوتا ہے کہ یا تو اس قدر سعی اور کوشش کے ہوتے ہوئے خدا کے نہ ملنے کے یہ معنی ہیں کہ خدا ہے ہی نہیں۔ اور اگر ہے تو یہ ماننا پڑے گا۔ کہ پھر اس کے پانے کا کوئی طریق ہی نہیں لیکن یہ دونوں خیال باطل اور دونوں باتیں غلط ہیں۔ دراصل ہر ایک چیز کے پانے اور اس کے ملنے کی خاص ترکیبیں ہوتی ہیں اور جب تک ان کو استعمال نہ کیا جائے۔ وہ حاصل نہیں ہو سکتی۔ بیشتر اس کے کہ میں تفصیل کے ساتھ ان ترکیبوں کو بیان کروں جن کے ذریعہ خدا حاصل ہو سکتا ہے یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ عرفانِ الٰہی اور معرفت الٰہی کے معنی کیا ہیں۔ یوں تو بہت لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں معرفتِ الٰہی حاصل نہیں ہوتی لیکن وہ جانتے نہیں کہ معرفت الٰہی ہوتی کیا ہے۔ انہوں نے باپ دادا سے ان الفاظ کو سُنا ہوا ہے۔ مگر ان کا اصل مطلب اور معنی نہیں سمجھتے اس لیے میں بتانا چاہتا ہوں کہ اس کے کیا معنی ہیں۔

عرفان اور معرفت عربی کے لفظ ہیں۔ جو قریباً قریباً علم کے مترادف ہیں۔ مگر علم اور ان میں ایک فرق ہے اور وہ یہ کہ علم میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ وہ بغیر کوشش اور تدبیر کے بھی حاصل ہو جاتا ہے مگر عرفان غور اور فکر سے حاصل ہو سکتا ہے اور گو علم کا لفظ عرفان کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مگر عرفان کے معنوں میں یہ شرط پائی جاتی ہے کہ غور اور فکر کے بعد حاصل ہو۔ گویا ان میں عموم اور خصوص کی نسبت ہے۔ علم عام ہے اور عرفان خاص۔ اسی لیے عربی کے محاورہ کے ماتحت یہ تو کہتے ہیں کہ عَرَفَ رَبَّہٗ بندہ نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ مگر یہ نہیں کہتے کہ عَرَفَ عَبْدَہُ اللہ نے بندہ کو پہچان لیا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی نسبت علم کا لفظ استعمال کرتے ہیں کیونکہ خدا کو کسی فکر اور غور کی ضرورت نہیں۔ پس خدا تعالیٰ کے علم کے متعلق عرفان کا لفظ نہیں بولا جا سکتا۔ بلکہ یہ بندہ کے علم کے متعلق ہی بولا جاتا ہے تو عرفان کے معنی یہ ہوئے کہ فکر، غور اور تدبر کے بعد انسان کو خدا تعالیٰ کی ہستی کا علم حاصل ہو۔ اور وہ اپنے رب کو پہچان لے، پہچاننے کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ وہ باتیں جو کسی میں خاص طور پر پائی جاتی ہیں۔ اور دوسروں سے ممتاز کرتی ہیں ان کے ذریعہ سے اس کی شناخت کرے۔ مثلاً اگر کہا جائے کہ زید نے بکر کو پہچان لیا اسکا یہی مطلب ہوگا۔ کہ وہ باتیں جو خاص بکر میں پائی جاتی تھیں اور دوسروں میں نہیں ان کے ذریعہ سے اس نے بکر کو مشخص کر لیا کہ فلاں شخص بکر ہے۔ اسی طرح عرفانِ الٰہی کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ بندہ نے خدا تعالیٰ کی جو صفات آسمانی کتاب میں پڑھیں اور معلوم کی ہیں کہ خدا ایسا رحیم و کریم ہے ایسا ستار و غفار ہے۔ اس کو ایک ایسی ہستی مل جاوے کہ جس میں وہ صفات پائی جاتی ہوں اور وہ ان صفات کا مشاہدہ کر لے۔ ورنہ عرفان کے یہ معنی نہیں کہ انسان کو یہ معلوم ہو جائے کہ خدا رحیم کریم اور رحمٰن ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور اگر یہی عرفان ہوتا۔ تو اور زیادہ عرفان حاصل کرنے کی ضرورت ہی نہ رہتی اور خدا تعالیٰ کی مختلف صفات جو قرآن اور حدیث میں بیان کی گئی ہیں۔ ان کو معلوم کر کے ہر ایک انسان عارف کہلا سکتا۔ مگر ایسا نہیں ہوتا۔ سب لوگ مانتے ہیں کہ خدا رب ہے۔ وہ مانتے ہیں کہ خدا رحیم ہے۔ وہ اقرار کرتے ہیں کہ خدا کریم ہے حفیظ ہے مہیمن ہے مگر ان کو عارف باللہ نہیں کہا جاتا جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ محض خدا تعالیٰ کی صفات کو جان لینے سے کوئی انسان عارف نہیں ہو سکتا۔ دراصل عارف باللہ وہ ہوتا ہے جو خدا کو پہچان لیتا ہے اور اس پہچاننے کی تشریح یہ ہے کہ اس میں جو باتیں ایسی ہیں جو اور کسی ہستی میں نہیں پائی جاتیں۔ ان کا مشاہدہ کر لیتا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کسی نے سُنا ہو کہ زید کی شکل ایسی ہے۔ اس کی عادات ایسی ہیں اس کی صفات ایسی ہیں۔ اس کا قد اتنا ہے۔ وہ کپڑے اس طرح کے پہنا کرتا ہے۔ اب وہ کسی جگہ ان خصوصیات کا آدمی دیکھے۔ اور ان خصوصیات کا خیال کر کے سمجھ لے۔ کہ یہ زید ہے تو کہیں گے کہ اس نے زید کو پہچان لیا۔ اسی طرح عرفان الٰہی کے یہ معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ کی صفات کا علم حاصل ہونے کے بعد انسان کو یہ بھی معلوم ہو جائے کہ یہ صفات جو ایک ہستی میں بتائی جاتی ہیں وہ فلاں ہے ایسا انسان صرف یہی نہیں جانتا کہ ایک ہستی مُحِقّ ہے۔ بلکہ وہ ایک ایسی ہستی کو پا لیتا ہے اور مشاہدہ کر لیتا ہے کہ واقعی یہی مُحِقّ ہے تو عرفان کے یہ معنی ہیں کہ جو باتیں سنی ہوئی ہیں۔ ان کو کسی ہستی میں پا لیا جائے۔ اور معلوم ہو جائے کہ یہی وہ ہے جس کی فلاں فلاں صفات ہیں مگر افسوس کہ بہت لوگوں کو پتہ ہی نہیں ہوتا۔ کہ عرفان کیا ہے اور وہ یونہی سُنے ہوئے الفاظ کو سامنے رکھ کر روتے اور چلاتے ہیں کہ ہمیں عرفان حاصل ہو جائے ان سے اگر پوچھا جائے تو ۹۹ فیصدی نہیں۔ بلکہ ہزار میں سے ۹۹۹ کچھ بھی نہیں بتا سکیں گے ان کی مثال ایسی ہوتی ہے جیسا کہ رات کے اندھیرے میں کوئی شخص ہاتھ پاؤں مارے اور کچھ تلاش کرے لیکن اسے یہ بھی معلوم نہ ہو کہ میں کیا تلاش کرتا ہوں اب اگر اسے وہ چیز مل بھی جائے۔ جس کا اس نے صرف نام سُنا ہوا ہے۔ اور نہیں جانتا کہ اس میں کیا باتیں پائی جاتی ہیں۔ اس کی کیا صفات ہیں اور وہ کس طرح کی ہے تو اسے پہچان ہی نہیں سکے گا اور اس کو پھینک کر پھر اپنی تلاش کو جاری کرے گا۔ مثلاً ایک شخص کہے کہ مجھے زید سے ملنا ہے۔ مگر اسے یہ معلوم نہ ہو کہ زید کہاں رہتا ہے اس کی کیسی شکل ہے کیسی عادات ہیں۔ اب اگر اسے زید کہیں مل بھی جائے تو اس کے پاس سے گزر جائے گا۔ اور اسے پہچان ہی نہیں سکے گا اسی طرح وہ انسان جو عرفان الٰہی کے متعلق جانتے ہی نہیں کہ کیا ہوتا ہے اوّل تو وہ اس بات کے مستحق ہی نہیں کہ انہیں عرفانِ الٰہی حاصل ہو۔ اور خدا ملے۔ لیکن اگر کسی طرح وہ خدا تعالیٰ کی صفات کا مشاہدہ بھی کر لیں تو انہیں کیا معلوم ہو سکے گا۔ اور وہ اس کی ذات کو دیکھتے ہوئے بے پہچانے آگے گزر جائیں گے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ایسے لوگ بھی دنیا میں ہوتے ہیں جو کہتے ہیں ہائے ہمیں خدا نہیں ملتا۔ مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ خدا ہے کیا؟ عرفانِ الٰہی کے معنی ہیں "خدا کی پہچان" لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ خدا کی صفات کا علم ہو جائے

بقیہ صفحہ ۵۵ پر ملاحظہ فرمائیں

کیونکہ یہ تو قرآن اور حدیث میں بیان ہو چکی ہیں اگر عرفانِ الٰہی کے معنے خدا کی صفات کا پتہ لگانا ہو تو یہ پہلے سے ہی معلوم ہوتی ہیں۔ باقی رہی خدا تعالیٰ کی ذات۔ اس کی کنہ نہ آج تک کوئی پا سکا ہے اور نہ پا سکتا ہے اس لیے معلوم ہوا کہ عرفان کے کچھ اور معنی ہیں اور وہ یہی کہ انسان نے خدا کی جو صفات سُنی اور معلوم کی ہوں وہ جس ہستی میں پائی جاتی ہیں۔ وہ اسے معلوم ہو جائے۔ یہ ہے عرفانِ الٰہی۔ اور اس کے آگے مختلف نام ہیں۔

عرفانِ الٰہی کے حصول کا طریق

اب اس عرفان کے لیے دیکھنا چاہیے کہ یہ کسطرح حاصل ہو سکتا ہے اور اس کے حصول کے کیا ذرائع ہیں اس کے لیے سب سے پہلی بات جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ کچھ وہ لوگ ہیں جو کوشش کرتے ہیں مگر انہیں عرفان حاصل نہیں ہوتا۔ ان کا ذکر چھوڑ کر ان کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جو کوشش تو کچھ نہیں کرتے مگر کہتے ہیں کہ ہمیں خدا مل جائے۔ ایسے لوگوں کے اعمال کو اگر دیکھا جائے تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ خدا کو پانے کے لیے کچھ بھی کوشش نہیں کرتے اور ان کا حال ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ مجلس میں اگر کسی کا ذکر آجائے تو اس کا خیال آجاتا ہے۔ وہ جب کبھی خدا کے حاصل کرنے اور اس کے پانے کا ذکر سُنتے ہیں تو وہ بھی خواہش کرتے ہیں کہ ہمیں خدا مل جائے۔ لیکن ایسے لوگوں کو کسی صورت میں بھی خدا نہیں مل سکتا۔ عرفانِ الٰہی تو ایک بڑی بیش قیمت اور گراں بہا چیز ہے۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کوئی چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی بغیر محنت اور کوشش کے نہیں مل سکتی چھوٹے بچے جھاڑیوں سے بیر کھاتے ہیں۔ بیر ایک بہت معمولی سی اور مفت ہاتھ آنے والی چیز ہے جنگل میں بڑی کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ان کو حاصل کرنے میں بھی ہاتھ زخمی ہو جاتے ہیں اور کپڑے پھٹ جاتے ہیں پس اگر بیروں جیسی معمولی چیز بھی بغیر محنت اور مشقت کے حاصل نہیں ہو سکتی تو پھر خدا کسی طرح بغیر محنت اور کوشش کے حاصل ہو سکتا ہے دونوں جہانوں میں اگر کوئی چیز ہے تو وہ خدا ہے اور جب بے حقیقت اور معمولی چیزوں کے حاصل کرنے کے لیے کوشش کرنی پڑتی ہے تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا جو سب چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے۔ وہ صرف ایک آدھ دفعہ آہ کھینچنے اور افسوس کا اظہار کرنے سے مل جائے۔ ایسے لوگوں کو نہ کبھی خدا ملا ہے نہ مل سکتا ہے اور نہ ملے گا۔ کیونکہ خدا کو پانے کے لیے ضروری ہے کہ مجاہدات کیے جائیں ورنہ اگر کوئی اس امید پر بیعت کرتا ہے کہ ادھر ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور اُدھر خدا کی درگاہ میں پہنچ جائے گا تو یہ اس کی غلطی ہے اور وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکے گا.....

گناہوں سے بچنے کا علاج

اب میں اصولی طور پر اس امر کا بیان کر کے کہ گناہوں کا علاج بعض اوقات جسمانی علاج کے ساتھ بھی کیا جا سکتا ہے۔ ان دوسری تدابیر کو بیان کرتا ہوں جو برائیوں اور بدیوں سے بچنے کے لیے اختیار کی جا سکتی ہیں۔ اوّل تدبیر گناہوں سے بچنے کی یہ ہے کہ انسان اپنا پچھلا حساب درست کرے۔ بہت لوگ جو عرفان حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ اس بات کا خیال نہیں رکھتے اس لیے کامیاب نہیں ہو سکتے وہ بہت کوشش کرتے ہیں کہ عرفان نصیب ہو۔ مگر اس کے لیے طریق یہ اختیار کرتے ہیں کہ خراب شدہ چیز میں اچھی چیز ڈالتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے جیسے پھٹے ہوئے دودھ میں اچھا دودھ ڈالنے والے کی ہوتی ہے اچھا دودھ تھوڑے سے خراب دودھ میں خواہ من بھر بھی ڈال دیا جائے۔ تو بھی وہ خراب ہو جاتا ہے تو سب سے بڑی غلطی لوگ یہ کرتے ہیں کہ ابتدائی شرط کو پورا نہیں کرتے حالانکہ سب سے پہلے ضروری ہے کہ انسان اپنا پہلا حساب درست کرے اور پھر آگے قدم بڑھائے۔ کیونکہ اگر پہلا ہی حساب کاپی میں غلط ہو اور اسی کی میزان درست نہ ہو تو اور جس قدر اس میں جمع کیا جائے گا۔ اس کی میزان بھی غلط ہی رہے گی۔ لیکن اگر پہلی میزان درست ہو گی تو پھر سارا حساب درست ہوتا جائے گا۔ پس جب کوئی انسان خدا تعالیٰ کے قرب اور معرفت کے حاصل ہونے کی خواہش کرے تو اسے چاہیئے کہ پہلے جو اس کا حساب خراب ہو چکا ہو اسے صاف کرے اور اس کا طریق یہ ہے کہ۔

عرفانِ الٰہی حاصل کرنیکا پہلا طریق توبہ

وہ توبہ کرے۔ عرفانِ الٰہی حاصل کرنے کے لیے یہ سب سے ضروری اور سب سے پہلا قدم ہے اس کے متعلق کوئی یہ نہ کہے کہ یہ تو معمولی بات ہے، ہم روز توبہ کرتے ہیں اس توبہ سے میری مراد وہ توبہ نہیں ہے جو روز کی جاتی ہے بلکہ کچھ اور ہے اور ابھی میں اسے کھول کر بیان کروں گا۔ تو سب سے پہلی شرط عرفانِ الٰہی حاصل کرنے کے لیے توبہ ہے مگر صرف منہ سے یہ کہہ دینے سے کہ "میری توبہ" توبہ نہیں ہو جاتی۔ بلکہ اس کے لیے سات امور کا ہونا ضروری ہے۔ اور جب تک وہ نہ ہوں اس وقت تک توبہ پوری توبہ نہیں ہو سکتی وہ امور یہ ہیں:۔

توبہ کی سات شرائط

۱۔ کہ انسان اپنے گزشتہ گناہوں پر ندامت کا احساس پیدا کرے اور وہ اس طرح کہ پچھلے گناہوں کو یاد کر کے اور انکو اپنے سامنے لا کر ان پر اس قدر نادم ہو کہ گویا پسینہ پسینہ ہو جائے۔

(۲) دوسرا قدم توبہ کے لیے یہ ہوگا کہ پچھلے فرائض جس قدر رہ چکے ہوں۔ ان میں سے جن کو ادا کیا جا سکے ان کو ادا کیا جائے۔ ہاں جو ادا نہیں کر سکتا۔ ان کی مجبوری ہے۔ مثلاً اگر نماز نہیں پڑھتا رہا۔ تو اس کو ادا نہیں کر سکتا۔ نہ اس کے ادا کرنے کا شریعت میں حکم ہے۔ اور نہ یہ ادا ہو سکتی ہے۔ ہاں اگر ایسے وقت میں توبہ کا ارادہ کیا جائے کہ کوئی نماز کا وقت ہو تو ادا کرے یا صاحب استطاعت ہونے کے باوجود حج نہیں کیا تھا۔ اب حج کرے۔ یا اگر زکوٰۃ نہیں دی تھی تو ساری عمر کو جاتے دے۔ اس سال کی دیدے۔ تو پہلے انسان اپنے گزشتہ گناہوں پر ندامت پیدا کرے۔ اور دوسرے پچھلے فرائض جو ادا کر سکتا ہو۔ انہیں ادا کرے۔

(۳) یہ کہ پچھلے گناہوں کا ازالہ کر دے۔ ازالہ سے میری مراد یہ نہیں کہ اگر اس نے کسی کو قتل کیا ہے تو زندہ کر دے۔ یا زنا کیا ہے تو لوٹا دے۔ بلکہ یہ ہے کہ جن گناہوں کا ازالہ ہو سکے ان کا کر دے۔ مثلاً اگر کسی کی بھینس چرا کر اپنے گھر میں باندھی ہوئی ہے تو اسے واپس کرے اور اپنے پاس نہ رکھے

(۴) چوتھی شرط یہ ہے کہ جس شخص کو کوئی دکھ پہنچایا ہو۔ اس کے دکھ کا ازالہ کرنے کے علاوہ اس سے عفو طلب کرے یہ ایک باریک مسئلہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے بندوں کے گناہ کے لیے یہ شرط رکھی ہوئی ہے کہ بندوں سے ہی معافی لی جائے اور اگر بندے معاف کر دیں۔ تو پھر ان کا مواخذہ خدا تعالیٰ نہیں کرتا۔ پس جن لوگوں کو کوئی دکھ پہنچایا ہو۔ اور ان کی رضا حاصل کرنا ممکن ہو۔ ان سے حاصل کی جائے۔ ہاں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ بڑا ستّار ہے وہ انسان کی بڑی بڑی برائیوں پر پردہ ڈالے رکھتا ہے اس لیے انسان کو چاہیئے کہ اپنی ستاری آپ بھی کرے اور وہ گناہ جن کو خدا نے چھپا رکھا ہو۔ ان کو خود ظاہر کرتا پھرے۔ مثلاً کسی کی چوری کی ہو تو اس کے لیے یہ نہیں چاہیئے کہ خود جا کر بتلائے کہ میں نے تمہاری چوری کی تھی۔ ایسا کرنا بجائے خود گناہ ہے اس طریق سے ازالہ نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ ایسی باتیں مثلاً کسی کو تھپڑ مارا ہو تو اس کا ازالہ کرے اور معافی مانگے۔ اور جن گناہوں کو خدا نے چھپایا ہو۔ ان کو خود ظاہر نہ کرے۔

(۵) یہ کہ جن لوگوں کو نقصان پہنچایا ہو۔ ان سے مقدور بھر احسان کرے۔ اور اگر کچھ نہیں کر سکتا تو دعا ہی کرے۔ اولیائے کرام نے بھی یہ طریق لکھا ہے کہ اگر کسی کا مال ناجائز طور پر کھا لیا ہو اور اس کے ادا کرنے کی طاقت نہ ہو تو خدا تعالیٰ سے دعا کی جائے کہ الٰہی مجھے تو اس کا مال دینے کی طاقت نہیں تو اپنے پاس سے ہی اسے دیدے۔

۶۔ یہ کہ وہ اپنے دل میں آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرے اور پختہ ارادہ کرے کہ اب کوئی گناہ نہ کروں گا۔ اس کے بعد اگر مجبور ہو کر گناہ کرتا ہے تو اور بات ہے مگر توبہ کرتے وقت اس کا اقرار ضرور کرے۔ اس سے میری یہ مراد نہیں کہ رات کو گناہ کر کے صبح کو اقرار کر لیا جایا کرے کہ آئندہ نہیں کروں گا۔ بلکہ یہ ہے کہ انسان جس وقت یہ اقرار کرے۔ اس وقت اس کی نیت خالص ہونی چاہیئے اور اسے اپنی طرف سے بچنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

(۷) یہ کہ انسان اپنے نفس کو نیکی کی رغبت دلانا شروع کر دے اور اپنے دل میں نیک باتیں داخل کرنے کی کوشش کرے نیز نفس کو نیکی کے کام کرنے کے لیے تیار کرے۔

یہ سات باتیں توبہ کے لیے ضروری ہیں جب تک یہ نہ ہوں۔ توبہ مکمل نہیں ہو سکتی۔ اب آپ لوگ اپنے نفسوں میں غور کر لیں۔ کیا یہی توبہ کیا کرتے ہیں یا کوئی اور؟.....

عرفانِ الٰہی حاصل کرنے کا دوسرا طریق

جب کوئی کام نیا نیا شروع کیا جائے۔ تو خاص جوش ہوتا ہے جو کچھ عرصہ بعد ویسا نہیں رہتا۔ اس لیے جب کوئی انسان اقرار کرے گا کہ اب میں فلاں گناہ نہیں کروں گا اس وقت اگر اس کے سامنے مشکل سے مشکل کام آئے گا۔ تو اس کے کرنے کے لیے تیار ہو جائے گا۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد اس میں یہ ہمت اور جرأت نہیں ہو گی تو جب کوئی بات تازہ ہو اس وقت انسان میں بہت جوش ہوتا ہے اس لیے توبہ کرنے کے وقت خاص طور پر کام کرنے کا وقت ہوتا ہے۔ اس وقت اگر پچھلا حساب صاف کر لیا جائے تو ساتھ آئندہ کام کرنے کی بھی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جب پچھلا بوجھ اُتر جائے تو انسان آئندہ آسانی کے ساتھ ترقی کر سکتا ہے۔ اب آئندہ حساب صاف رکھنے کے لیے اور نیکی میں ترقی کرنے کے لیے جو امور ضروری ہیں ان کو بیان کرتا ہوں۔ اس کے لیے سب سے پہلی اور ضروری بات جو حصولِ تقویٰ کے لیے ضروری اور جس کا نتیجہ عرفانِ الٰہی ہے یہ ہے کہ انسان خیالات میں پاکیزگی پیدا کرے۔ اس کی ابھی میں تشریح کروں گا۔ جس سے معلوم ہو جائے گا کہ یہ تقویٰ حاصل کرنے کی ایک عجیب تدبیر ہے۔ خیالات کے پاک رکھنے سے میری یہ مراد نہیں کہ کوئی بُرا خیال ہی نہ آئے۔ ایسا ہونا تو اکثر لوگوں کے لیے ناممکن ہے بلکہ یہ ہے۔ کہ اگر کوئی ناپاک خیال آئے تو اس کو دل میں پھیلایا نہ جائے۔ مثلاً ایک شخص کے دل میں کسی وقت آئے کہ میں رشوت لوں تو وہ اس کے متعلق سوچنا اور تدبیریں کرنا شروع نہ کر دے بلکہ جہاں تک جلدی ہو سکے اس خیال کو اپنے دل سے نکالنے کی کوشش کرے اور اگر موقعہ پر اس سے غلطی ہو بھی جائے تو اور بات ہے۔ لیکن جب یونہی خیال آئے۔ اس وقت اس کو دل سے نکالنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس سے بہت فائدہ ہوگا۔ کیونکہ ایک ایسے شخص کی نسبت جس کو ہر وقت یہی خیال رہے کہ میں رشوت لوں اور وہ سوچتا رہے کہ کہاں سے لوں اور کس طرح لوں۔ وہ شخص ہزار درجے اصلاح کے قریب ہے جو رشوت لینے کے خیال کو تو دل سے نکالنے کی کوشش کرتا رہتا ہے لیکن موقعہ آجائے تو رشوت لے لیتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جو خیال انسان کے دل میں ہر وقت رہے اس کا بڑا اثر پڑتا ہے اور وہ دل پر ایسا نقش ہو جاتا ہے کہ پھر اس کا مٹانا سخت مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن جس خیال کو نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ وہ نقش نہیں ہو سکتا۔ پس جب کوئی برا خیال پیدا ہو فوراً اسے نکال دو اور دوسری طرف متوجہ ہو جاؤ اور یہ مت خیال کرو۔ کہ خیال کے نکالنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ کوئی خیال جتنا زیادہ عرصہ دل میں رہتا ہے اتنا ہی زیادہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گہرا ہوتا جاتا ہے۔ اور اگر فوراً نکال دیا جائے تو انسان بہت بڑے نتائج سے بچ سکتا ہے۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ بُرے خیال کا دل سے نکالنا کوئی مشکل کام ہے۔ بلکہ بہت آسان ہے۔ اور وہ اس طرح کہ جب کوئی بُرا خیال آئے۔ اسی وقت کسی اچھے شغل میں مشغول ہو جانا چاہیئے۔ کسی سے بحث شروع کر دینی چاہیئے۔ یا کسی سے دیرینہ قضیہ ہو تو اس کے طے کرنے میں لگ جانا چاہیئے کیونکہ اس طرح وہ کسی خطرناک گناہ سے بچ جائے گا پس گو موقعے پر انسان بُرائی کے ارتکاب پر مجبور بھی ہو جائے۔ مگر اس موقع سے پہلے اور پیچھے اسے اس بدی کے خیال کو اپنے دل میں نہیں آنے دینا چاہیئے اور اس کو نکالتے رہنا چاہیئے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اسے اپنے نفس پر قابو پانے کی طاقت آجائے گی۔ اور وہ بالکل چھوڑ دینے کے لئے تیار ہو جائے گا.....

صفاتِ الٰہی کے حصول کا تیسرا ذریعہ

تیسرا ذریعہ صفات الٰہیہ کو اپنے نفس میں جاری کرنے کا یہ ہے کہ ایسے اعمال جن کے کرنے یا نہ کرنے سے تزکیہ حاصل ہوتا ہے انسان ان کو دل میں لائے اور ان کا بار بار ورد کرے۔ کیونکہ جن باتوں کو بار بار یاد کیا جاتا ہے وہ دل میں گڑ جاتی ہیں۔ میں اس کے متعلق مثال دے کر سمجھاتا ہوں۔ مثلاً ایک شخص ہے جسے جھٹ پٹ غصہ آجاتا ہے۔ اسے چاہیئے کہ فرصت کے اوقات میں اس امر پر غور کیا کرے کہ مجھے غصہ بہت جلد آجاتا ہے اور یہ بُرا فعل ہے اور میری روحانی ترقی کے راستے میں روک ہے اس لئے میں آئندہ ہرگز ہرگز ایسا فعل نہ کروں گا اور اس امر کو بار بار اپنے دل میں لا دے یہاں تک کہ دل میں نقش ہو جاوے اور وہ اس مرض سے بچ جاوے اگر اس طرح کا عہد کرے میں آئندہ یہ کام نہ کروں گا یا کروں گا اسے یاد نہ رہتا ہو اور اس طرح کامیابی نہ ہو تو ایک اور طریق ہے اسے استعمال کرے اور وہ یہ کہ لمبے عہد سے انسان کی طبیعت گھبرا جاتی ہے۔ اس لئے بجائے لمبے عہد کے یہ سوچے کہ یہ فعل میں آج تو ضرور کروں گا۔ یا آج بالکل نہیں کروں گا۔ اس دن اس کا نفس رُکا رہے گا۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو ملامت کرے گا کہ کیا ایک دن بھی میں اپنی بات پر قائم نہیں رہ سکتا۔ دوسرے دن سے پہلے وہ پھر ایک دن کے لئے عہد کرے اور اسی طرح عہد کرتا چلا جاوے یہاں تک کہ نفس پر غلبہ پا جاوے۔ پس کسی معیوب عادت کو ترک کرنے کے لئے اس طرح اپنے نفس سے مقابلہ کرنا چاہیئے نہ کہ یکدم سارا بوجھ ڈال دینا چاہیئے۔ اس طرح کامیابی مشکل ہوتی ہے آسانی سے کامیابی آہستہ آہستہ بڑھنے اور مزاولت اختیار کرنے سے ہو سکتی ہے۔ پس ایک دفعہ اپنے نفس سے ایک اچھا عمل کراؤ اور دوسرے وقت پھر اسی پر اسے لگاؤ اور اسی طرح کئی بار کراؤ جس سے اسے عادت پڑ جائے گی۔ انسان کا نفس دراصل بچہ کی طرح ہوتا ہے۔ اس لئے اس سے بچوں والا معاملہ کرنا چاہیئے اور اُسے روحانی تعلیم دینے کے لئے وہی طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ جو سکولوں میں بچوں کو تعلیم دینے کے لئے اختیار کیا جاتا ہے کہ پہلے انہیں چھوٹے سبق پڑھاتے ہیں اور آہستہ آہستہ زیادہ بڑھاتے جاتے ہیں۔

حصول تزکیہ کا ایک طریق یہ بھی ہے۔ کہ تکرار کی جاوے۔ یہ بھی قرآن کریم سے ثابت ہے جیسا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے:۔

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۔

(المائدہ : ۹۴)

کہ مومنوں پر گناہ نہیں ان چیزوں کے متعلق جو وہ کھاتے ہیں جبکہ وہ متقی ہوں اور ایمان لائیں اور عمل صالح کریں یعنی پہلے ایسا تقویٰ کریں جس کا نتیجہ ایمان اور عمل صالح ہوں پھر تقویٰ کریں اور ایمان لائیں پھر تقویٰ کریں اور محسن ہو جائیں اور اللہ محسنین سے محبت رکھتا ہے۔

اس آیت میں تین دفعہ تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اور تین ہی بار تقویٰ کے الگ الگ نتیجے بتائے ہیں۔ پہلے تقویٰ کے ساتھ یہ بتایا ہے کہ اس کے اختیار کرنے سے ایمان اور عمل صالح حاصل ہوں۔ ان اعمال سے وہی اعمال مراد ہیں جو اپنی تمام شرائط کے ساتھ کئے جائیں اور ایمان خالص ہو۔ اس کے بعد فرمایا پھر تقویٰ کرے۔ اس کے ساتھ صرف اٰمَنُوْا رکھا ہے۔ جس پر بظاہر اعتراض پڑتا ہے کہ عجیب بات ہے کہ پہلے تقویٰ کا نتیجہ ایمان اور عمل صالح بتائے تھے اور دوسری دفعہ تقویٰ کا حکم دیتے ہوئے صرف ایمان ہی نتیجہ بتاتا ہے۔ اس کا جواب یاد رکھنا چاہیئے۔ ایک ایمان ایسا ہوتا ہے جس کا اعمال صالح لازمی نتیجہ نہیں ہوتے اور ایک ایمان ایسا ہوتا ہے جس کا لازمی نتیجہ اعمال صالح ہوتے ہیں چونکہ پہلی بار اسی ایمان کا ذکر کیا جس کا لازمی نتیجہ اعمالِ صالحہ نہیں ہوتے اور ایسا پختہ نہیں ہوتا کہ اس کے ساتھ لازمی طور پر اعمال صالح ہوں۔ اس لئے ساتھ ان کا بھی حکم دے دیا۔ لیکن دوسری بار جس ایمان کا ذکر ہے وہ پہلے سے زیادہ پختہ ہے اور اس کی وجہ سے اعمال صالح خود بخود ہونے چلے جاتے ہیں اس لئے اس کے ساتھ اعمال صالح کا ذکر نہیں کیا۔

اس کے بعد تیسری بار فرمایا۔ پھر تقویٰ اختیار کرو اور اس کے نتیجہ میں محسن ہو جاؤ جس میں اشارہ کیا ہے کہ تکرار عمل سے انسان کے ایمان میں خاص ترقی حاصل ہوتی ہے اور وہ ہر دفعہ قدم آگے بڑھاتا ہے۔

اس آیت میں جو احسان کا لفظ ہے اس کے معنی خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں اور وہ یہ کہ احسان یہ ہے کہ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ

کہ تو خدا تعالےٰ کی اس طرح عبادت کرے کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے اور اگر یہ حالت نہ پیدا ہو۔ تو کم سے کم یہ حالت ہو کہ تجھے یہ یقین ہو کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے اور اسی کا نام عرفان الٰہی ہے پس اس آیت سے پتہ لگتا ہے کہ کسی عمل کا تکرار کیسا ضروری ہوتا ہے اور کس طرح ہر دفعہ اس سے پہلے کی نسبت بڑا نتیجہ نکلتا ہے۔ کیونکہ فرماتا ہے کہ جب ایک انسان تقویٰ سے کام لیتا ہے تو اسے ایمان نصیب ہوتا ہے اور عمل صالح کی توفیق ملتی ہے اس کے بعد جب وہ پھر تقویٰ سے کام لیتا ہے تو اس کے ایمان میں اور ترقی ہوتی ہے اور وہ ایسا پختہ ہو جاتا ہے کہ اعمال صالح اس کے ایمان کا جزو بن جاتے ہیں۔ اور خود بخود ہی اس سے نیکیاں سرزد ہوتی ہیں۔ جب پھر تقویٰ سے کام لیتا ہے تو اور بھی ترقی ہو جاتی ہے اور محسن کا درجہ اسے نصیب ہو جاتا ہے جس کی تشریح اللہ تعالےٰ نے تو یہ فرمائی کہ وہ خدا تعالےٰ کا محبوب ہو جاتا ہے۔ اور محبوب سے کون پردہ کرتا ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف لفظوں میں کہہ دیا۔ کہ وہ خدا کو دیکھ لیتا ہے اور اسی کا نام عرفان الٰہی ہے۔

.....

یہ میں نے مجملاً بیان کر دیا ہے کہ عرفان الٰہی کس طرح پیدا ہو سکتا ہے آپ لوگ اگر ان باتوں پر عمل کریں گے تو انشاء اللہ بہت بڑا فائدہ اٹھائیں گے اب میں مختصر طور پر عرفان الٰہی کی دو تین علامتیں بتاتا ہوں کیونکہ زیادہ بیان کرنے کے لئے وقت نہیں۔

عرفانِ الٰہی کی علامات :۔

عرفان الٰہی کی علامتیں دو قسم کی ہیں ایک بیرونی دوسری اندرونی۔ بیرونی تو یہ کہ حدیث میں آیا ہے نوافل کے ذریعہ انسان اتنا مقرب بن جاتا ہے کہ خدا اس کے ہاتھ۔ اس کے پاؤں اس کی زبان ہو جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عرفان الٰہی اس کو حاصل نہیں ہوتا۔ جو صرف فرائض ادا کرتا ہے بلکہ نوافل بھی ادا کرنے ضروری ہیں۔ اس کے بعد اسے ایسا عرفان حاصل ہوتا ہے کہ خدا اس کے ہاتھ پاؤں، ناک، کان، زبان بن جاتا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جو کام وہ کرتا ہے وہ خدا کے کام ہو جاتے ہیں۔ یعنی جس طرح خدا کے کام ہو کر رہتے ہیں اور کوئی انہیں روک نہیں سکتا۔ اسی طرح اس کے کاموں کو کوئی روک نہیں سکتا۔ اور وہ ضرور ہو کر رہتے ہیں۔ وہ جب کسی کو پکڑتا ہے تو پھر جانے نہیں دیتا اور جب کسی کی بات سنتا ہے تو اُسے منظور کر دیتا ہے۔ جس پر اپنی توجہ ڈالتا ہے اس کی اصلاح ہو جاتی ہے اور جو کچھ کہتا ہے وہ حق کہتا ہے کیونکہ

مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔

(النجم - ۴، ۵)

کا مصداق ہوتا ہے اس کی گرفت نہایت سخت ہوتی ہے جس کو پکڑتا ہے وہ نکل نہیں سکتا۔ تو عرفان حاصل ہونے کے معنے یہ ہیں کہ خدا کی صفات انسان پر حاوی ہو جاتی ہیں۔ اور خدا کے افعال بھی اس کے ذریعہ جاری ہو جاتے ہیں۔ خدا اسے ایسے رنگ میں چلاتا اور اس سے ایسے کام کراتا ہے کہ لوگ خدائی کا جلوہ دیکھ لیتے ہیں اور وہ جلوہ ایسا ہوتا ہے کہ بعض نادان تو اسے خدا ہی کہنے لگ جاتے ہیں۔

اس حالت تک پہنچنے کے لئے کچھ اندرونی تغیرات انسان میں ہوتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ اوّل یہ کہ اسے نیکی اور بدی کا علم ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ ایک بات بظاہر بُری نہیں معلوم ہوتی۔ لیکن جب وہ اسے کرنے لگتا ہے تو اُسے پتہ لگ جاتا ہے کہ بُری ہے اس لئے چھوڑ دیتا ہے اور بعض اوقات وہ ایک کام کو بُرا سمجھ کر چھوڑنے لگتا ہے لیکن اسے علم دے دیا جاتا ہے کہ یہ اچھی ہے تو عرفان کا پہلا درجہ یہ ہوتا ہے کہ جس طرح خدا تعالےٰ کو نیکی اور بدی کا علم ہے اسی طرح بندہ کو علم دے دیا جاتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن دوسروں کو یہ بات حاصل نہیں ہوتی دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی وہی نمازیں پڑھتے وہی روزے رکھتے تھے جو اور بھی رکھتے تھے۔ مگر آپ کو جو درجہ حاصل تھا کیا کسی اور کو بھی حاصل تھا؟ ہرگز نہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ عام لوگوں کو جو نیکیاں نظر آتی ہیں ان کے پیچھے اور نیکیاں ہیں جو رسول کریم کو نظر آتی تھیں اور آپ ان پر عمل کرتے تھے اور وہ بدیاں جو عام لوگ دیکھتے ہیں ان کے پیچھے اور بدیاں ہیں جنہیں رسول کریم دیکھتے تھے اور ان سے بچتے تھے اسی وجہ سے آپ کو وہ درجہ حاصل تھا جو اور کسی کو نہ تھا۔ تو ظاہری نیکیوں اور بدیوں کے پیچھے بھی نیکیاں اور بدیاں ہیں۔ لیکن وہ ایسی ہیں کہ انہیں بیان نہیں کیا جا سکتا ان کو وہی سمجھ سکتا ہے جس کو ان کے سمجھنے کا خاص طور پر خدا تعالےٰ کی طرف سے ملکہ دیا جاتا ہے اور جب یہ ایک دفعہ حاصل ہو جاتا ہے اور اس کے مطابق عمل کیا جاتا ہے تو اور بڑھ جاتا ہے اور دن بدن بڑھتا رہتا ہے۔ یہ چھوٹا درجہ ہے عرفان کا اس سے دوسرا درجہ یہ ہے کہ محض بدیوں کو ظاہر کر دیا جاتا ہے۔ ایک بدی تو اس قسم کی ہوتی ہے کہ اس پر پردہ پڑا ہوتا ہے اس لئے جب تک پردہ نہ اٹھایا جائے نظر نہیں آتی۔ لیکن ایک بدی ایسی ہوتی ہے کہ گو سامنے ہوتی ہے مگر معلوم نہیں ہوتی مثلاً اگر کوئی سؤر کا گوشت بکری کا کر کے پکا رے تو کیا معلوم ہو سکتا ہے یا یہ کہ گوشت تو بکری کا ہی ہو لیکن اس کا کھانا جائز نہ ہو اس قسم کی باتوں سے آگاہ کر دیا جاوے۔ اور ایسے لوگوں کے سامنے جنہیں عرفان حاصل ہوتا ہے جب کوئی ایسی چیز آتی ہے تو ان کے دل میں اس سے خاص حرکت یا نفرت ڈالی جاتی ہے جس سے وہ سمجھ جاتے ہیں۔ کہتے ہیں ایک بزرگ بہت سے لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے لیکن بغیر کچھ کھائے اٹھ کر چلے گئے۔ یہ دیکھ کر دوسرے لوگوں نے بھی کھانا چھوڑ دیا اور ان سے جا کر چلے آنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ میرے نفس میں وہ کھانا کھانے کا خاص جوش تھا جس سے میں نے سمجھا اس میں ضرور کوئی نقص ہوگا اور میں اٹھ کر چلا آیا۔ اس طریق سے ان لوگوں کو محفوظ رکھا جاتا ہے جن کا نفس ان کے قابو میں ہوتا ہے .... وہ نفس کی رغبت سے بچ لیتے ہیں کہ بدی ہے لیکن جو اس سے اعلیٰ درجہ پر ہوتے ہیں ان کا نفس نیک ہو جاتا ہے اور اس کے سامنے خواہ کیسے رنگ میں کوئی برائی پیش ہو۔ وہ فوراً کہہ دیتا ہے ؎

تبرّا رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

اور یہی آخری درجہ عرفان کا ہوتا ہے کہ انسان نیکی کو نیکی اور بدی کو بدی دیکھ لیتا ہے خواہ وہ کتنی ہی نہاں اور پوشیدہ کیوں نہ ہو اور جو ایسے لوگ ہوتے ہیں ان سے یہ سوال کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ تم کون ہو بلکہ دنیا انہیں خود بخود دیکھ لیتی ہے

خدا تعالےٰ آپ لوگوں کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور اپنے عرفان کی نعمت سے مالا مال کرے۔ آمین۔

(منقول از عرفان الٰہی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ)

الفضل کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کرنا ہر احمدی کا دینی فریضہ ہے

امراء و صدر صاحبان و مربیان سلسلہ حضور ایدہ اللہ کی مبارک خواہش کو پورا کرنے کیلئے آگے بڑھیں

احباب جماعت احمدیہ کے نام محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب۔ ناظر اصلاح وارشاد کا پیغام

احباب کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

روزنامہ "الفضل" کے ذریعہ عالمگیر جماعت احمدیہ کی تربیتی اور علمی ضرورتیں پوری ہو رہی ہیں اور مرکز کے ساتھ افراد اور جماعتوں کی وابستگی کے لئے "الفضل" ایک بہترین ذریعہ بھی ہے۔ عالمی سطح پر جماعت احمدیہ کی خدمات اور روزمرہ ترقیات کی خبروں سے احباب جماعت کو باخبر رکھنے کی اہم خدمت بھی الفضل ہی بجا لا رہا ہے۔ ان جملہ امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کرنا ہر احمدی کا ایک دینی فریضہ بن جاتا ہے۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سے پیوستہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ الفضل کی یومیہ اشاعت کم از کم دس ہزار کی تعداد تک پہنچائی جائے۔ احباب جماعت نے اپنے پیارے امام کی اس مبارک تحریک پر خصوصی توجہ دی اور الفضل کی یومیہ اشاعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے معتدبہ اضافہ ہوا۔ لیکن ابھی مقررہ ٹارگٹ کو پورا کرنے کے لئے مزید دعاؤں اور کوششوں کی ضرورت ہے۔ بلکہ یہ کہنا مناسب ہوگا کہ محولہ بالا ٹارگٹ درحقیقت گزشتہ سال کے لئے تھا۔ لہٰذا خاکسار جملہ احباب جماعت۔ امراء و صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ سے یہ گزارش کرتا ہے کہ اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک خواہش کو پورا کرنے کے لئے آگے بڑھیں۔ اور الفضل کی اشاعت میں اضافہ کے لئے جو بھی ممکنہ خدمات انجام دے سکتے ہوں اس میں تاخیر نہ کریں۔ قربانیوں کی روح سے سرشار جماعت کے لئے یہ خدمت انجام دینا چنداں غیر معمولی امر نہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہر خواہش اور تحریک پر دل و جان سے لبیک کہنے اور اسے تکمیل تک پہنچانے کی سعادت سے نوازے۔ (آمین!)

والسلام خاکسار

سلطان محمود انور

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

(منیجر الفضل ربوہ)

نتائج سالانہ مقابلہ مضمون نویسی بعنوان

سیرت حضرت طلحہؓ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مندرجہ ذیل اطفال و ناصرات نے اس مقابلے میں پہلی دس پوزیشنیں حاصل کی ہیں قارئین سے التماس ہے کہ ان کے لیے دعا کریں کہ اللہ ان کی قوت قلم کو مزید اجاگر کرے۔ آمین

اوّل۔	عزیزم انور احمد	عزیز آباد کراچی
دوم۔	عزیزہ نعیمہ پروین	دارالفضل ربوہ
سوم۔	سید عبدالقدوس	دارالعلوم شرقی ربوہ
چہارم۔	عزیزہ عالیہ ملک	دارالصدر شرقی ربوہ
پنجم۔	عزیزم محمود احمد شاہد	عزیز آباد کراچی
ششم۔	" مظفر الاسلام	دارالصدر غربی ربوہ
ہفتم۔	" بشیر احمد جاوید	دارالعلوم شرقی ربوہ
ہشتم۔	عزیزہ امۃ الودود بدر	دارالصدر غربی ربوہ
نہم۔	" سمیرہ حبیب	اورنگی ٹاؤن کراچی
دہم۔	عزیزم محمود ارشد	دارالذکر فیصل آباد

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

۱۰ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی (سردار رحمت اللہ صاحب مرحوم ابن حضرت ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر مرحوم) کے بیٹے عزیزم سردار مروت اللہ سلمہ اور عزیزہ فائزہ مروت سلمہا کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچہ کا نام فیض علی اسامہ رکھا گیا ہے نومولود میرے بھائی عزیزم سردار عبدالحمید سلمہ ماڈل ٹاؤن کا نواسہ ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو خادم دین۔ صالح اور ہمارے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین!

(حمیدہ صابرہ دختر ڈاکٹر فیض علی صابر ۱۷۔ میکلوڈ روڈ لاہور)

حضرت اقدس مسیح موعود کی ایک خواہش اور

احباب جماعت کا فرض

مکرم منیر الدین احمد صاحب۔ انچارج شعبہ رشتہ ناطہ مرکزیہ ربوہ

حضرت مسیح موعود مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۵ پر فرماتے ہیں:۔

"چونکہ خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم اور اس کی بزرگ عنایات سے ہماری جماعت کی تعداد میں بہت ترقی ہو رہی ہے اور اب ہزاروں تک اس کی نوبت پہنچ گئی ہے اور عنقریب بفضلہ تعالیٰ لاکھوں تک پہنچنے والی ہے۔ اس لئے قرین مصلحت معلوم ہوا کہ ان کے باہمی اتحاد کے بڑھانے کے لئے ..... لڑکیوں اور لڑکوں کے نکاحوں کے بارے میں کوئی احسن انتظام کیا جائے... ..... اس لئے میں نے انتظام کیا ہے کہ آئندہ خاص میرے ہاتھ میں مستور اور مخفی طور پر ایک کتاب رہے جس میں اس جماعت کی لڑکیوں اور لڑکوں کے نام لکھے رہیں۔ اور اگر کسی لڑکی کے والدین اپنے کنبہ میں ایسی شرائط کا لڑکا نہ پاویں جو اپنی جماعت کے لوگوں میں سے ہو اور نیک چلن اور نیز ان کے اطمینان کے موافق ہو۔ ایسا ہی اگر لڑکی نہ پاویں تو اس صورت میں ان پر لازم ہوگا کہ وہ ہمیں اجازت دیں کہ ہم اس جماعت میں سے تلاش کریں۔ اس لئے ہمارے مخلصوں پر لازم ہے کہ اپنی اولاد کی ایک فہرست اسماء بقید عمر و قومیت بھیج دیں تا وہ کتاب میں درج ہو جائے۔"

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں مرکزی طور پر نظارت اصلاح وارشاد میں شعبہ رشتہ ناطہ قائم ہے۔ اور مقامی طور پر ہر جماعت میں سیکرٹری رشتہ ناطہ مقرر کئے جاتے ہیں۔ احباب سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کے اسماء اپنی اپنی جماعت کے سیکرٹری رشتہ ناطہ کو لکھوا دیں اور اگر ضرورت سمجھیں تو مرکز کو بھی نام بھجوا دیں

سیکرٹریان رشتہ ناطہ اور مرکزی شعبہ رشتہ ناطہ آپ کی پوری پوری مدد کرینگے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک کو تسلی رکھنی چاہیئے کہ ہم والدین کے سچے ہمدرد اور غم خوار کی طرح تلاش کریں گے۔ اور حتی الوسع یہ خیال رہے گا کہ وہ لڑکا یا لڑکی جو تلاش کئے جائیں اہل رشتہ کے ہم قوم ہوں یا اگر یہ نہیں تو ایسی قوم میں سے ہوں جو عرف عام کے لحاظ سے باہم رشتہ داریاں کر لیتے ہوں۔"

رشتہ کرتے ہوئے احباب کو ہمیشہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق دینی پہلو کو ترجیح دینی چاہیئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مروی ہے کہ حضور نے فرمایا۔ چار باتوں کی وجہ سے رشتہ کیا جاتا ہے۔ حسب نسب کی وجہ سے، مال و دولت کی وجہ سے، حسن و خوبصورتی کی وجہ سے۔ لیکن اے مرد مومن تجھے ہمیشہ دین کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ یعنی پہلی تین چیزوں میں سے سب کا ہونا یا ایک کا ہونا معیوب نہیں۔ لیکن محض ان چیزوں کا خیال رکھنا کافی نہیں۔ دینی و اخلاقی پہلو سے خاندان اچھا ہونا چاہیئے۔ ہاں دینی پہلو کے اچھا ہونے کے ساتھ ساتھ باقی چیزیں بھی موجود ہوں تو یہ سونے پر سہاگہ والی بات ہے لیکن دینی پہلو کو بہر حال اولیت حاصل ہونی چاہیئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی روشنی میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ رشتہ تجویز کرتے وقت:۔

"سب سے زیادہ یہ خیال رہیگا کہ وہ لڑکا یا لڑکی نیک چلن اور لائق بھی ہوں اور نیک بختی کے آثار ظاہر ہوں۔"

ایک بات دوست یہ یاد رکھیں۔ کہ نام بھجواتے وقت لڑکیوں کے نام ہی نہ بھجوائیں بلکہ لڑکوں کے نام بھی فہرست میں درج کریں۔ اور قرآن کریم کے ارشاد قولوا قولاً سدیداً کے تحت کوائف میں جو باتیں بچیوں اور بچوں کے متعلق لکھی جائیں وہ بالکل صحیح اور واضح ہونی چاہئیں۔ خصوصاً عمر اور تعلیم کے متعلق خاص احتیاط برتنی چاہیئے اور اس سلسلہ میں غلو اور سہو سے پرہیز کرنا مناسب ہے۔

اسی طرح جہیز اور لڑکے کی امارت کی طرف دھیان دینے کی بجائے لڑکے لڑکی کے اخلاق۔ اخلاص اور جماعت کے ساتھ تعلقات کا جائزہ لینا چاہیئے۔ اصل چیز تو نیکی ہے۔ دھن دولت تو آنے جانے والی چیز ہے۔

سب سے بڑھ کر دعا سے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جہاں رشتہ مناسب ہے۔ وہاں ہی انتظام ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ مستقبل کے متعلق انسان کچھ نہیں جانتا۔ نہ ہی کسی انسان کے متعلق وہ کوئی حتمی رائے قائم کر سکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔ اس لئے رشتہ ناطہ کے متعلق خدا تعالیٰ سے ہی استخارات چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دفتر اوّل کے مجاہدین کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے

پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر اوّل کے بارے میں فرمایا:۔

"میری خواہش ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے اور جو ایک دفعہ.... مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندہ دیتی رہیں۔"

مجاہدین دفتر اوّل کے لواحقین سے درخواست ہے کہ وہ محبوب امام ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے مرحوم بزرگوں کا چندہ جاری فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل)

بازیافتہ گھڑی

ایک عدد گھڑی بروز جمعۃ المبارک بیت الاقصیٰ سے ملی ہے جن صاحب کی ہو۔ اتفاق بلڈنگ میٹریل سٹور اقصیٰ روڈ ربوہ سے حاصل کر لیں

تبدیلی سائیکل

مورخہ ۱۰/۸ کو الحق فلور ملز دارالبرکات سے میرا سائیکل غلطی سے کوئی دوست تبدیل کر کے لے گئے ہیں۔ جن صاحب کا یہ سائیکل تبدیل ہوا ہے وہ درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کر کے اپنا سائیکل لے جائیں اور میرا سائیکل واپس دے جائیں۔

(محمد لطیف کارکن گورنمنٹ ٹی آئی کالج ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی بڑی لڑکی سلمیٰ سیدانی اہلیہ لال دین بٹ محلہ نیو مدینہ پارک چاہ میراں لاہور قضائے الٰہی سے ۸ر جولائی ۱۹۸۴ء کو اس دار الفنا سے دار البقاء کی جانب سدھار گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اپنی یادگار فیصل بٹ ۸ سال، قیصر بٹ ۶ سال، ناصر بٹ ۴ سال اور مریم بٹ ۲ سال چھوڑ گئیں۔ مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید ادریس احمد عاجز کرمانی ربوہ)

درخواستہائے دعا

- مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب گورایہ (دارالعلوم غربی) کی اہلیہ عالم بی بی کو شانہ میں پتھری کی شکایت ہے اپریشن تجویز ہوا ہے۔ چوہدری صاحب موصوف خود بھی بیمار رہتے ہیں احباب سے ان ہر دو کی کامل شفایابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اوّل)
- خاکسار دو ہفتوں سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار چلا آ رہا ہے۔

(قاضی عبدالرشید۔ نیلا گنبد لاہور)

- میری ایک غیر از جماعت بہن شدید بیمار ہیں سروسز ہسپتال میں زیر علاج ہیں بہت علاج کرایا ہے افاقہ نہیں ہوتا دوائیں اثر نہیں کر رہیں۔

(ریحانہ حفیظ باسط شیخوپورہ)

- میرے چچا رشید احمد صاحب مقیم لنڈن بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ ۱۸ر اکتوبر کو ان پر دوسری بار فالج کا حملہ ہوا ہے۔

(شمشاد احمد نسیم چک ۹۶ صریح)

- میرے چچا ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ دل بیمار ہیں

(بشارت احمد گوجرانوالہ)

- خاکسار کی نسبتی بہن بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر احمد تنویر صاحب تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ اور سکھر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

(سعید احمد ناصر۔ وکالت تصنیف ربوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنے کی پیداواری صلاحیت بڑھائیں

چنے کی فصل زرعی معیشت میں ایک نہایت اہم فصل ہے۔ خصوصاً بارانی علاقوں میں زمیندار کے لئے نقد آور فصل ہے۔ غذائیت کے لحاظ سے چنا انسان اور جانوروں کی ضروریات پوری کرتا ہے۔ پروٹین اور دیگر معدنی نمکیات کافی مقدار میں ہوتے ہیں۔ گزشتہ بعض سالوں میں کم پیداوار ہونے کی وجہ سے درآمد کرنا پڑا تھا۔ بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے چنے کی پیداوار کو بڑھانا ازبس ضروری ہے۔ ہمارے زمیندار اور کاشتکار اگر درج ذیل امور کا خیال رکھیں تو پیداوار میں معتدبہ اضافہ ہو سکتا ہے۔

(ا) میرا۔ ہلکی میرا اور ریتلی زمین موزوں ہے۔ کلراٹھی یا سیم زدہ زمین میں کاشت نہ کریں۔ زمین کی تیاری کی زیادہ ضرورت نہیں۔ ایک دو دفعہ ہل اور سہاگہ چلانا کافی ہے۔ جڑی بوٹیوں کی تلفی کا خیال رکھیں۔

(ب) موسم کاشت:

اضلاع راولپنڈی، اٹک، جہلم وغیرہ میں وسط ماہ ستمبر سے ماہ اکتوبر۔
اضلاع فیصل آباد۔ سرگودھا۔ ملتان بہاولپور وغیرہ۔ وسط اکتوبر سے شروع نومبر
علاقہ تھل اضلاع خوشاب، بھکر۔ میانوالی۔ لیہ وغیرہ۔ ماہ اکتوبر

(ج) شرح تخم وطریقہ کاشت:

۲۰ سے ۲۴ کلوگرام فی ایکڑ۔
کاشت بذریعہ ڈرل یا پوریہل کے ساتھ کی جائے۔ اگر بیج کم ہو تو بیج کو چار پانچ گھنٹے پانی میں بھگو لیں۔ بیماریوں سے محفوظ کرنے کے لئے بیج کو دوائی BENLATE یا VITAVAX بحساب ۳ گرام فی کلوگرام لگائیں۔

(د) اقسام:

نئی ترقی دادہ اقسام جن میں بیماریوں کے خلاف قوتِ مدافعت زیادہ استعمال کریں۔ یعنی سی ۴۴، سی ایم ۷۲۔

(ر) کھاد:

نائیٹروجن ۱۴ کلوگرام۔ فاسفورس ۲۷۔ کلوگرام، یعنی نصف بوری یوریا۔ تین بوری سنگل سپر فاسفیٹ فی ایکڑ بوقت کاشت بذریعہ چھٹا زمین میں ملا دیں۔

(س) جڑی بوٹیاں:

ان کی تلفی کا خاص خیال رکھیں۔ جونہی جڑی بوٹیاں نظر آئیں۔ نکال دیں۔

(ط) آب پاشی:

پانی کی ضرورت بڑی کم ہے۔ دسمبر، فروری میں معمولی بارش کافی ہے۔ تاہم آبپاش علاقہ میں ایک بار پانی پھول آنے پر دیں۔

مزید معلومات کے لئے مقامی عملہ محکمہ زراعت یا نظارت زراعت سے رابطہ قائم کریں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کی مساعی کو بابرکت بنائے۔

(مرسلہ: نظارت زراعت)

مسابقت الی الخیرات کا ایک حسین منظر

ذیل میں گزشتہ دو سالوں پر مشتمل تقابلی وصولی چندہ تحریک جدید ظاہر کیا گیا ہے ترقی کے اعتبار سے دفتر سوم جو لجنہ کے سپرد ہے دیگر دفاتر پر سبقت لے گیا ہے یعنی ۸۵ فیصد ترقی ہے۔ نئے سال میں حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسابقت الی الخیرات کا اس سے بھی زیادہ حسین منظر پیش کرنے کی سعی کی جائے۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو (وکیل اعمال اول تحریک جدید)

نمبر دفتر	سال ۱۷/۳۸/۴۸	سال ۱۸/۳۹/۴۹	اضافہ فیصد بمقابلہ سال گزشتہ
دفتر اول	1,50,010	2,49,184	66 فی صد
دفتر دوم	13,50,646	16,22,722	20 "
دفتر سوم	5,50,069	10,17,682	85 "
بقایاجات	1,00,048	1,23,398	23 "
میزان	21,50,174	30,12,986	40 "

★ نوٹس داخلہ ۱۹۸۴/۸۵ء

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد اور کالج آف ویٹرنری سائنسز لاہور میں چار سالہ مدتِ تعلیم کے مندرجہ ذیل ڈگری کورسز میں داخلہ شروع ہے۔

مقررہ فارموں پر ہر لحاظ سے مکمل درخواستیں متعلقہ ڈینز آف فیکلٹی اور پرنسپل کالج آف ویٹرنری سائنسز لاہور کے دفاتر میں جمع کروانے کی آخری تاریخ ۳ نومبر ۱۹۸۴ء چار بجے شام تک ہے۔

کم از کم تعلیمی قابلیت ایف ایس سی (پری میڈیکل / پری انجینئرنگ) ہے

نمبر شمار	کورس کا نام	تعلیمی قابلیت
۱۔ ڈی۔ وی۔ ایم زیر اہتمام کالج آف ویٹرنری سائنسز لاہور		F.Sc (PRE MEDICAL)
۲۔ ڈی۔ وی۔ ایم زیر اہتمام فیکلٹی آف ویٹرنری سائنسز زرعی یونیورسٹی فیصل آباد		"
۳۔ بی ایس سی (آنرز) ایگریکلچر		"
۴۔ بی ایس سی (آنرز) اینیمل سائنسز		"
۵۔ بی ایس سی (آنرز) ایگریکلچرل انجینئرنگ		F.S.C (PRE-ENGINEERING)

درخواست داخلہ کے فارم اور پراسپکٹس نیشنل بینک زرعی یونیورسٹی برانچ سے دستیاب ہیں تاہم کالج ویٹرنری سائنسز لاہور میں داخلہ کے لیے فارم پرنسپل صاحب کے دفتر سے مل سکتے ہیں۔

ڈی۔ وی۔ ایم کورس کے لیے کچھ نشستیں طالبات کے لیے بھی مخصوص ہیں کھیلوں کی بنیاد پر مختلف ڈگری کورسز میں داخلہ لینے کیلئے امیدوار زرعی یونیورسٹی میں ڈائریکٹر سپورٹس کے پاس اور سی۔ وی۔ ایس لاہور میں دفتر پرنسپل میں نام درج کروائیں۔ مزید رابطہ کے لیے۔ 42-D یاقت حال زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے رجوع فرمائیں۔

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

تحریک جدید کا سال ختم ہونے میں صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ مجاہدین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ بقایا داری کے داغ سے محفوظ رہیں۔ اور اپنے وعدہ کی جلد صد فیصد ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل اعمال اول تحریک جدید)

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ علوم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوانِ محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ۔ چوکسیدہ ضلع سیالکوٹ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے:

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار، ربوہ
فون: 634
جوشاندہ مفید اٹھرا -/۳۰، اکسیر اولاد نرینہ -/۳۵، زود جام عشق -/۶۰، تریاق بواسیر -/۱۵، اکسیر پائیوریا -/۶،
تریاق معدہ -/۱۲، تریاق دمہ -/۲۰، روشن کاجل -/۲۵، سرمہ جواہر -/۳، پیام نور -/۱۴،

ضروری اعلان

خریداران الفضل خطبہ نمبر کے پتہ جات عنقریب چھپوائے جا رہے ہیں۔ اگر کسی خریدار کے پتہ میں کوئی غلطی ہو یا پتہ تبدیل کروانا مقصود ہو تو ازراہ کرم دس دن کے اندر اندر مطلع فرمائیں۔ پتہ صاف تحریر فرمائیں۔ اگر انگریزی میں لکھنا ہو تو کیپیٹل حروف میں لکھیں تاکہ غلطی کا کوئی امکان نہ رہے۔ پتہ کی چٹ پر خریداری نمبر لکھا ہوتا ہے وہ ضرور تحریر فرمائیں تاکہ تکمیل میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔ (منیجر الفضل ربوہ)

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے
نیو پاک جیولرز
فون نمبر:
410974
418646
رہائش:
418645
پروپرائٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز
۱۱۱ - فیروزپور روڈ گلیکسی سینما اچھرہ لاہور
۱۰ - شادمان کالونی لاہور - ۱۲ - ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور

جدید فیشن کے مطابق • سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور
• چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور
فون: 52623
63851

دو مشہور تحفے
• ہاضمون
• ریح توڑ گولیاں
نصرت دواخانہ: گول بازار ربوہ

حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ طبیب درجہ اے
مطب
اٹھرا - بانجھ پن، اور نرینہ اولاد سے محروم عورتوں کیلئے امید کی کرن۔ مردانہ، زنانہ اور بچوں کے علاج کے لئے مفصل حالات بیماری لکھ کر دوا اور مخلصانہ مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔
المنار دواخانہ گول بازار ربوہ

رہائشی منصوبہ نزد بیت الاقصیٰ ربوہ
مجید ٹاؤن
باقاعدہ منظور شدہ ہر نقص سے پاک
چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ
فیکٹری ایریا - ربوہ:

خوشخبری: خاص رعایتی سیل
پوڈر - کریم - عطریات - بنیان - جرابیں ہر قسم کے برش شیمپو وغیرہ بالکل نئے سٹاک میں دستیاب ہیں
احمد میڈیکل سٹور
انیس مارکیٹ - نزد ریلوے پھاٹک ربوہ
نیز انگریزی ادویات بازار سے خصوصی رعایت کے ساتھ خرید فرمائیں! شکریہ

چوہدری جیولرز
معیاری سونا چاندی کے معیاری زیورات بنوانے کیلئے
مبشر احمد خالد اینڈ برادرز
سلیمی چوک، ستیانہ روڈ فیصل آباد

ھو الناصر
اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے
الکریم جیولرز
ایئر کنڈیشنڈ
فون
685511
بازار فیصل
کریم آباد (چورنگی) کراچی ۱۹
پروپرائٹرز
میاں عبداللطیف شاہ کوٹی
اینڈ سنز

حیوانات کی ادویات
اکسیر سرکن (خونی پیشاب) اکسیر اپھارہ، اکسیر بندش اکسیر کٹار، اکسیر منہ کھر، اکسیر گل گھوٹو، اکسیر واہ، اکسیر ٹک اکسیر دودھ اکسیر سوزش پستان، اکسیر گلٹی پستان، ۲۱ کیپسول ۲ روپے اور تریاق زیرباد وغیرہ جملہ ادویات حیوانات بحساب -/3 فی پیکٹ بازار سے دستیاب ہیں تفصیلات کے لئے
کیور ٹیو ویٹرنری گائیڈ ڈیڑھ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیجکر طلب کریں
لاہور: مبشر میڈیکوز چوک میو ہسپتال فون ۳۲۰۳۲۸ ۳۱۰۸۱
لاہور: خان برادرز میڈیکل اینڈ جنرل سٹور نزد نہر چوک مغلپورہ
فیصل آباد: شادی میڈیکوز، چنیوٹ بازار
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ گول بازار ربوہ فون 606-606

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
پُر امید واحد علاج گاہ
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
ھو الشافی
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
دواخانہ حکیم نظام جان
فون ربوہ ۵۵۸
فون: ۷۳۹۹۷
اقصیٰ چوک ربوہ پوسٹ بکس - ۲۲۲
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ